جناب تسلیم احمد ایم اے

قادیان کا استبدادی نظام

قادیان کے بارے میں مرزا غلام احمد کے کئی الہامات ہیں۔ اس مقام کو قادیانی بہت زیادہ مقدس مانتے ہیں اور اسے شعائر اللہ میں سے جانتے ہیں۔ اس کی زیارت کو ظلی حج سمجھا جاتا ہے۔ مرزا محمود فرماتے ہیں کہ:

"قادیان وہ مقام ہے جس کو خدا تعالیٰ نے تمام دنیا کے لیے ناف کے طور پر بنایا ہے اور اس کو تمام جہان کے لیے ام القریٰ قرار دیا ہے کہ ہر ایک فیض دنیا کو اس مقدس مقام سے حاصل ہو سکتا ہے" [1]

ایک اور خطبے میں فرماتے ہیں کہ:

"یہاں قادیان میں مکہ اور مدینہ منورہ والی برکات نازل ہوتی ہیں" [2]

حقیقۃ الرؤیا میں آپ فرماتے ہیں کہ:

"مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہو گیا ہے اور قادیان میں یہ جاری ہے"

قادیان کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے۔ واقعات کی روشنی میں اس کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ درحقیقت یہ وہ جگہ ہے۔ جہاں ایک استبدادی، پاپائی نظام قائم کر کے انسانیت کی تذلیل کی گئی اور بھولے بھالے

---

[1] الفضل قادیان ۳ جنوری ۱۹۲۵ء [2] ایضاً ۱۸ ستمبر ۱۹۳۲ء

مریدوں کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈال کران کو پستی ونکبت کی غاروں میں دھکیل دیا گیا۔ غیروں نے نہیں خود قادیانیوں نے اس کے خلاف آواز اٹھائی اور طرح طرح کے مصائب برداشت کیے۔

فخرالدین ملتانی بہت کٹر قادیانی تھے۔ آپ اپنے ایک اشتہار میں لکھتے ہیں کہ:

"وہ اتنے مخلص قادیانی تھے کہ کئی دینی اور سیاسی کاموں میں سر ہتھیلی پہ رکھ کر خدمات انجام دیں اور جماعت اس کی گواہ ہے۔" [1]

اس شخص کو جب قادیان کے استبدادی نظام نے جکڑا اور انہیں اندرون خانہ حالات کا علم ہوا تو آپ نے دبا دبا احتجاج کیا۔ مرزا محمود نے بائیکاٹ کا حکم دے دیا ملتانی صاحب اپنی حالتِ زار ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:۔

"یہ ناکہ بندیاں، یہ اولڈ فیشن اچھوت اقوام والے بائیکاٹ، یہ جور واستبداد والا سلسلہ کلام و پیام، چند تنخواہ دار اور مقررہ ایجنٹوں کے محلہ وار اور گاؤں وار جا جا کر نفرت وحقارت کے ریزولیوشن پاس کرانے یہ دھواں دھار اور موسلا دھار بے سروپا تقریریں اور اخباری جھوٹ سچ سے مخلوط تحریریں۔ یہ خلاف تہذیب و شرافت گالیاں ہمارے نان ونفقہ کی بندش، ہمارے بچوں اور عورتوں کو ایذا رسانی، یہ لٹھ بند اور ناکی ٹیک بند سڑکوں کے مظاہرے یا قتل وغارت کی دھمکیاں اور ہمارے گھروں اور ہماری ڈاک پر ڈاکہ زنیاں اور ہمارے شیرخوار بچوں کے دودھ بند کرنے اور یہ ٹارچ بازیاں اور دور بین بازیاں کر کے ہماری لڑکیوں اور عورتوں کی بے پردگی کے کیفے ارتکاب اور طرح طرح کے مقدمات میں پھنسانے کی کوشش کرنا اور ہمارے قرضداروں کو ہمیں قرضے ادا کرنے سے روکنا اور قرض خواہوں کو مقدمہ بازی پر آمادہ کرنا وغیرہ وغیرہ ہمیں

---

[1] المحب لیعمی ولیصم، سرمایہ دار پریس امرتسر مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۳۷ء

ان پاک ارادوں سے باز نہیں رکھ سکتا۔ قادیان خدا کے مرسل کا تخت گاہ ہے۔ ہم اسے ایک آن کے لیے بھی ویران ہوتا نہیں دیکھ سکتے"۔ [1]

قادیان کے ان مظالم کا جی۔ ڈی کھوسلہ کے فیصلہ میں بھی ذکر ہے۔ اس سے مرزا محمود کی مطلق العنانی عیاں ہے۔ ۱۹۴۲ء میں ایک معتقد قادیانی حبیب احمد احمدی آف بٹر پیح سیکرٹری امور عامہ انجمن احمدیہ سامانہ پٹیالہ اپنے ایک اشتہار میں لکھتے ہیں:۔

"رونے کا مقام یہ ہے کہ موجودہ قادیانی منظام قائم ہونے کے بعد قادیان اور اس کے باہر گورنمنٹ برطانیہ کے راج میں دن دھاڑے ایسے سنگین مظالم کے مظاہرے اس نظام سے وابستہ کہلانے والوں کی طرف سے ہو چکے ہیں جن کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان اندرونی مظالم کو چھوڑ کر جو خفیہ طور پر قادیان میں کیے جاتے ہیں اعلانیہ برسرعام ہونے والے قتل و غارت کے واقعات کسی احمدی سے پوشیدہ نہیں مثلاً جناب مولوی محمد امین خان صاحب مجاہد بخارا اور جناب مولوی فخر الدین ملتانی کی شہادت اور جناب حکیم عبدالعزیز صاحب پر قاتلانہ حملہ مستری محمد حسین صاحب کا قتل، غرضیکہ ان سب خونی واقعات کا ظہور اگر ہوا تو قادیانی احمدیوں کے ہاتھوں۔ سب سے بڑھ کر یہ قابل افسوس امر ہے کہ قادیانی منظام نے ظالم قاتلوں کے اس ظالمانہ فعل پر اظہار نفرت کرنے کی بجائے ان کی امداد کر کے حوصلہ افزائی کی اور قوم کا ہزار ہا روپیہ پریوی کونسل تک مقدمات پر خرچ کیا گیا۔ پھانسی کے بعد قاتلوں کے نعشوں کے جلوس نکال کر ان کی ہر طرح سے عزت افزائی کر کے ثابت کر دیا کہ ان

---

[1] صدائے مہاجر، فخر الدین ملتانی، سردار پریس، ہال بازار امرتسر ۱۴ جولائی ۱۹۳۷ء

[2] تاریخ احرار مولفہ چوہدری افضل حق مرحوم

کا یہ فعل شخصی نہ تھا بلکہ قومی تھا اور یہ کہ ان کے اس فعل سے کوئی قادیانی فرد ناراض نہیں بلکہ ہر فرد خوش ہے"۔ ؎۱

سیکرٹری انجمن احمدیہ پنجاب نے ایک اشتہار میں مرزا محمود کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

"جناب خلیفہ صاحب! محمد امین مجاہد بخارا کی روح قادیان کے گرد چکر لگا رہی ہے۔ ذرا سوچیں کہ حضرت مولانا نور الدین خلیفہ اول کے فرزند ارجمند میاں عبدالحی مرحوم اور آپ کی دختر نیک اختر امۃ الحی صاحبہ (کہا جاتا ہے کہ مرزا محمود نے ان کو زہر دلوا کر مروا دیا تھا۔ مؤلف) کی روحیں آپ کو کیا نصیحت کر رہی ہیں۔ شیخ عبدالعزیز نومسلم کی روح کیا پکار رہی ہے، لاپتہ شیخ فتح محمد مینجر احمدیہ سٹور کیا آواز دے رہا ہے۔ قاضی محمد علی ٹبالوی مقتول کیا کہہ رہا ہے۔ اور بھی بے شمار ارواح آپ کو کیا آوازیں دے رہی ہیں۔ سوچیں! علیحدگی میں خوب سوچیں!!" ؎۲

تمر سامانوی، امیر جماعت احمدیہ حلقہ سامانہ پٹیالہ، قادیان کے روحانی نظام کے بارے میں لکھتا ہے:۔

"خدا کے فضل سے وہ وقت آئے گا جب کہ مذہب اور روحانیت کے پردہ میں اس قسم کے ظالمانہ افعال کرنے والے نظام کے خلاف دنیا اس طرح نفرت اور حقارت کا اظہار کرے گی جس طرح قرون اولیٰ میں غریب اور بے گناہ مسلمانوں پر ایسے ہی مظالم کا مظاہرہ کرنے والے نظام، ہاں اپنی حکومت اور اکثریت پر گھمنڈ کرکے بیکسوں کو کچلنے والے نظام اور اپنے جتھے پر ناز کرکے مفسدہ اور تعلیم اسلام کی ناقدری کرنے والوں کے

؎۱ نظام خلافت قادیان کا قابل نفرت رویہ اور اس سے بیزاری کا اعلان، از حبیب احمد احمدی آف بلسپور سیکرٹری امور عامہ انجمن احمدیہ سامانہ پٹیالہ، اکتوبر ۱۹۴۲ء نامبر سٹیم پریس نابھہ

؎۲ قادیان میں انقلاب عظیم سیکرٹری انجمن انوار احمدیہ قادیان پنجاب، اتحاد پریس میل روڈ لاہور

خلاف آواز اٹھانے والوں کو صفحہ دنیا سے مٹانے کی کوشش کرنے والے نظام کے خلاف بعد میں آنے والی نسلوں نے اظہار نفرت کیا۔ اس میں شک نہیں کہ ظالم نظام کے خلاف حق و صداقت سے بھری ہوئی آواز بلند کرنے والوں کو اپنی حکومت اور اکثریت کے نشہ میں سرشار نظام نے صفحہ دنیا سے مٹا دیا۔ مگر یہ بھی ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ خدا تعالیٰ کے ان کمزور بندوں کو مٹا کر وقتی طور پر اپنی ظاہری کامیابی اور غلبہ کا راگ الاپنے والا نظام تھوڑے عرصے کے بعد خود مٹ گیا اور اللہ تعالیٰ کے قہری ہاتھ نے ظالم نظام کو ہمیشہ کے لیے بے نام و نشان کر دیا۔ دوسری طرف وہ بے یار و مددگار ضعیف و ناتواں لوگ جنہوں نے کسی اکثریت یا جتھے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے محض خدا کے لیے اپنی آواز بلند کی تھی، ابدالآباد کے لیے زندہ ہو گئے۔" ؎

قادیان ہی میں "خدا کے مقرر کردہ اولوالعزم خلیفہ" اور قادیانیوں کے بقول "فخر رسل" مرزا محمود کے دامن تقدیس کو تار تار کیا گیا۔ قادیانی مریدوں نے بے شمار مباہلے کے اشتہار دیے اور ان مریدوں کی جرأت مندانہ للکاروں کا جواب دینے اور ان کے الزامات کی تردید کرنے کی بجائے ان کو جماعت سے نکال دیا اور اپنے تنخواہ دار مولویوں سے جماعت کو باور کرانے کی کوشش کی کہ یہ باتیں غلط ہیں۔ قادیانیوں کے ایک بہت بڑے مبلغ اور خلیفہ محمود کے معتمد خاص شیخ عبدالرحمٰن مصری نے خلیفہ صاحب کے کردار کے بارے میں حلفیہ شہادت دی۔ ان کا عدالتی بیان ممتاز احمد فاروقی مرزائی فریق لاہور نے اپنی کتاب فتح حق میں درج کیا ہے، وہ لکھتے ہیں:۔

؎ پراسرار نظام کا ایک مظلوم شکار، فضل الرحمٰن قمر سامانوی، امیر جماعت ہائے احمدیہ حلقہ سامانہ و آنسہ پوری مبلغ دعوت و تبلیغ و مجاہد تحریک جدید، نابھہ سٹیم پریس نابھہ ص۲۸

"موجودہ خلیفہ سخت بدچلن ہے۔ یہ تقدس کے پردہ میں عورتوں کا شکار کھیلتا ہے۔ اس کام کے لیے اس نے بعض مردوں اور بعض عورتوں کو بطور ایجنٹ رکھا ہوا ہے۔ ان کے ذریعہ سے یہ معصوم لڑکیوں اور لڑکوں کو قابو کرتا ہے۔ اس نے ایک سوسائٹی بنائی ہوئی ہے جس میں مرد اور عورتیں شامل ہیں اور اس سوسائٹی میں زنا ہوتا ہے۔"[1]

اس قسم کے متعدد بیانات اور قادیانی مریدوں کے اشتہارات سے اندازہ ہو سکے گا کہ قادیان میں کسی قسم کی روحانیت پائی جاتی ہے اور ظلم و استبداد کے خلاف آواز اٹھانے والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا تھا۔ دعوت و تبلیغ کے نام پر اندرونِ خانہ کیسی محفلیں سجائی جاتی تھیں۔ ظالم گلچیں کلیوں کو کیسے مسلتے اور کشف و الہام کی فسوں کاری ہیں معصومان گل سے کتنا سنگین انتقام لیتے؟ منارۃ المسیح کی خاک اور قادیان کی ڈھاب کا بہتا پانی قادیانیت کی روحانی تاریخ کے مظہر اتم ہیں۔

ہمیں تو اس بات کا دکھ ہے کہ قادیانی اپنے خانہ زاد خلافتی نظام کو خلفائے راشدہ کے نظام سے مماثلت دیتے ہیں اور قادیانی خلیفوں کو حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کا مثیل بنا لیے ہیں۔ ان شرمناک واقعات کی موجودگی میں ان کو اپنے آرگن "الفضل" میں ایسی مماثلتیں گھڑنے سے احتراز کرنا چاہیے۔

---

[1] فتح حق، ممتاز احمد فاروقی، احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور، صفحہ ۴۲